

آج اسمبلی میں
مہاجرین کو بھائی بنانے کے
موضوع پر نام نہاد بحث کا دن تھا۔

میں زارت مستعفی ہو جاتا ہوں میاں افتخار الدین صد اربت سے مستعفی ہو کر میرا ساتھ انتخاب لڑیں

حیثیت سے کامیاب ہونے
کی اہلیت رکھتا ہوں اگر
انتخاب نہ ہو تو میں وزارت

لیکن انوکھی بات کہ اس میں تعمیری تقریروں کی نسبت ذاتی
سوانح و جواب پر وقت زیادہ ضائع ہوا۔ مہاجرین کی نسبت
موضوع سخن وزارت "مرکزی ریونیو جی کونسل" اور ذاتی
مناقشات زیادہ رہے۔

غلام الاٹمنٹ

سب سے پہلے صوفی عبدالحمد صاحب نے شکوہ
کیا کہ میں کل سے حکومت سے پوچھ رہا ہوں۔ کہ جو
مزید دل چاہتا ہوں یا تو میں ان کے پاس کے متعلق حکومت
کی اب میں سکیم کیا ہے۔ آپ نے کہا عام یہ نظم کی
ایک مثال ہے۔ کہ میں خود الاٹمنٹ کیسے کارکن تھا میں
انسوس ہمارے ۵ فیصلوں کو عملی جامہ نہ پہنایا گیا۔
تیسرے اور چارم کو دیئے گئے۔ اور جب ہم نے اپنی
فیصلوں کے متعلق دریافت کیا۔ تو جواب دیا کہ یہ کارڈ
ہو گیا ہے۔

آپ کے بعد پیر نور شاہ نے کہا کہ میرے
ناتقہ میں ڈھال باجھ کے ذریعہ مہاجرین اور آریانہ
کے علاوہ ایک ریلیف ٹیکس اور آریانہ کے علاوہ ایک
ریلیف ٹیکس ۴ فی روپیہ کے حساب سے وصول کیا
جا رہا ہے۔ وزیر خزانہ نے آپ کو یقین دلایا کہ اس
کی تحقیق کے بعد ہر مول کو قرار واقعی سزا دی جائے گی۔

میاں نور اللہ

نے آج دوپہر تقریریں کر ڈالیں۔ پہلے میں حکومت کی توہین
اس امر کی طرف مبذول کرانی۔ کہ کچھ اور اٹھ ایکڑ اراضی
گزارے کے لئے ناکافی ہے۔ اور اس پر ہم یہ ہے کہ چیک
کرنے والوں کا تقاضا یہ ہے۔ کہ وہ سب ہر وقت مگر
ہی میں موجود رہیں۔

دوسری دفعہ آپ نے کہا کہ ہمارے مہاجرین کو طریق
امن نہ بنا سکتے ہیں ریونیو جی کونسل واقعی حامل ہوتی
رہیں ہے۔ انسوس کہ اس کا وجود تعاون کی بجائے نقصان
پیدا کر رہا ہے۔ لیکن میں اس کے فیصلوں کی پروا کرنے
کی بجائے اپنی صوبائی گورنمنٹ کے احکام کی پیروی
کرتی چاہیے۔ ریونیو جی کونسل کا وجود قائدہ مندر ثابت
نہیں ہوا۔ لہذا اسے توڑ دینا چاہیے۔ آپ نے کہا ساسی
آئی ڈی کا سٹاٹ رجسٹر نہ بنایا جائے۔

چوہدری علی اکبر

کی وزیر مال بنائیں گے کہ لال پور میں ان کے جانے
پر جنس شخص کے پاس سات مرتبے اراضی کا انکشاف
ہوا تھا۔ اس سے یہ اراضی لے بھی لی گئی ہے کہ نہیں
جہاں تک میری معلومات ہیں ان پر بدستور اسی شخص کا قبضہ
وزیر مال رسالت مرتبے اراضی لے لی جا چکی ہے
لیکن چوہدری صاحب نے کہا وہ واپس شاد کاغذوں میں
ہوتی ہے۔ آپ نے کہا کچھ ایچ اے اے ڈی ڈی لایٹس
لے لے ناکافی ہے میں جانتا ہوں۔ یہ ایک
مہاجر کچھ ایچ اے اے ڈی میں گزارہ کر سکتا ہے۔ تو انصار
کی نہیں کرتا۔ آپ نے انکشاف کیا کہ لال پور میں ۲۳
۲۲ پر مہاجرین کے قبضہ ہے۔

تعلیم الاسلام کالج قادیان کو ابھی تک عمار کیوں نہیں دی گئی (غلام فرید)

لاہور اپنے نامہ نگار سے ۲۳ مارچ
ہوں۔ میں کیونکر اس طرح حامی ہوں۔ جس طرح سردار
صاحب کیپٹن لڑم کے۔ لیکن انیس اس ایوان میں مجھے
تائید حاصل نہیں۔ اسے کاش ہر گاؤں میں کاتنے اور
بینز کے سنٹر کھول دینے جاتے۔ تو نہ صرف ملک کی
دولت میں اضافہ ہو جاتا۔ بلکہ کپڑے کی صورت میں
جو باہر کے ملکوں میں ہمارا روپیہ جاتا ہے۔ وہ بھی بچ رہتا
چوہدری ناصر الدین
چوہدری ناصر الدین نے حکومت کو مہاجرین کی چھوڑی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آج کی کارروائی ایک نظر میں

ملک فیروز خان ڈون نے کہا اگر وزیر اعظم کونسل کے فیصلوں کے پابند نہیں رہ سکتے۔ یا اسے قائدہ مندر نہیں
تو اسے ختم کر دیں۔ یا خود مستعفی ہو جائیں۔

چوہدری ناصر الدین میاں نور اللہ اور چوہدری ولی محمد گوہر نے ریونیو جی کونسل کو توڑ دینے کا مطالبہ کیا۔ چوہدری
ناصر الدین نے کہا راجہ غنصفر علی خان کے بیان نے ایوان کے اعتماد کو صدمہ پہنچایا ہے۔ اس کونسل کو فوراً توڑ دینا چاہیے
میرا شکوکہ حسین خان نے ایک اعتراض کا جواب دیتے ہوئے کہا میاں صاحب نے میرے خلاف ہی کو شکوکہ
نہیں کیا۔ بلکہ حکومت کا تختہ الٹنے کی تدبیریں بھی کیں۔ اور بعض ارکان کو وزارتوں کے لالچ بھی دیئے لیکن تاکام کام
ہوئی اراضی۔ کارخانوں اور دیگر جائدادوں کے متعلق توہین
کوئی معاہدہ کرنے کی تمہین کرنے کے بعد کجا راجہ
غنصفر علی خان نے اس ایوان کے لیڈر کی کم ہمتی کا
شکوہ کیا ہے۔ وہ ہمارے لیڈر ہیں۔ ہم نے ان پر کل
اعتماد رکھتے ہوئے حال ہی میں انہیں چنا ہے۔ انہوں
نے اپنی راہ میں جو روڑے دیئے ان کا ذکر پھر سے
ایوان میں کیا۔ کیا اس سے زیادہ بھی جرات ہو سکتی
ہے

ہمارے لیڈر کی توہین

آپ نے کہا وزیر مہاجرین نے ہمارے لیڈر کی توہین
کی ہے۔ اور ان کی کونسل کی پالیسی صوبے کے نظم و نسق
میں حامل رہی ہے۔ لہذا اس ایوان کی آواز ہمارے
محبوب قائد اعظم تک پہنچانی جائے۔ کہ وہ اس کونسل
کو توڑ دیں۔ یا اس وزیر کو ذرا دیر بنا لیں۔ اس سے ہمارے
اعتماد کو صدمہ پہنچتا ہے۔ آپ نے کہا یہ بیان محض اس
لئے دیا گیا ہے۔ کہ عوام میں پھیلایا جائے کہ مرکز
اور صوبے میں اتنا شدید اختلاف ہے۔

اسی قسم کا مطالبہ

آج چوہدری ولی محمد گوہر نے بھی کہا کہ میں اس
کونسل پر کوئی اعتماد نہیں ہے۔ صوبے کی بحالیات کا نظام
براہ راست صوبے کے وزیر کے ہاتھوں میں ہونا چاہیے
سردار شوکت حیات خان
ذاتی اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے سردار شوکت حیات
وزیر مالیات مغربی پنجاب نے کہا مجھے پراسراروں کے ذریعہ
جو عوام پر دباؤ ڈالنے کا الزام لگایا گیا ہے۔ وہ غلط
ہے۔ میں خدا کے فضل سے لیگ کے ایک عام رکن کی

خوش آہونی سے صل نہیں ہو سکے گا۔ اگر میں آپ کی جگہ
ہوتا تو کونسل کو صورت حال کے مطابق فیصلے کرنے
پر مجبور کرتا۔ اور پھر اس سے تعاون کرتا۔ اور اگر اپنی
میں سب کچھ کرنے کی ہمت نہ پاتا تو مستعفی ہو جاتا۔
آپ نے اپنی تقریر میں اس مسئلہ پر روشنی ڈالنے کے
لئے پاکستان کے وزیر مہاجرین کے کل کے بیان کا حوالہ
دیا جس میں یہ ذکر تھا۔ کہ صوبے کا نظام انقلابی تبدیلیاں
چاہتا ہے۔ جس کا حوصلہ صوبائی حکومت میں نہیں ہے۔
آپ نے ایوان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ لہذا یا تو ہمارا
وزیر اعظم کو کونسل کے فیصلوں کا پابند رہنا چاہیے یا
کونسل کو ختم کرنا چاہیے۔

میاں افتخار الدین کی تقریر

آپ کے بعد میاں افتخار الدین نے کہا جب تک میں
وزیر بحالیات کا سوال ہی پیدا نہ ہوا۔ میں صرف انکشاف
میں مصروف رہا۔ اور میں بسا سکتا تھی کیسے جب فیکٹریاں
اور کارخانے وزیر خزانہ کے قبضہ میں تھے۔ زمین و زراعت
کے تحت تھی۔ اور وہ کمات و غیرہ وزیر اعظم کے قبضہ
میں۔ آپ نے کہا میں نے ایک سکیم بھی تیار کر کے دی
تھی۔ لیکن وہ درخور اقدانہ سمجھی گئی۔ آپ نے سردار
شوکت حیات کے انتخاب کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔

میں شرمندہ ہوں

کہ لیگ کے ممبر نے انصروں کی امداد چاہی۔ حالانکہ لیگ
اس وقت اس قدر مضبوط ہے۔ کہ اگر وہ خضر کو بھی ٹھکڑے
دے۔ تو وہ کامیاب ہو سکتا ہے۔ میں کانگریسی رہا تو خضر
کارکن کی حیثیت سے ادراک لیگ میں میں اسی قیمت سے

سے مستعفی ہونا ہوں میاں صاحب صداقت سے مستعفی ہو
جائیں مقابلہ کر لیں۔

آپ نے کہا میاں صاحب کی سکیمیں بحالیات کی بجائے
مہاجر غیر مہاجر میں فاصلہ پانے والی تھیں۔ اور
حکومت اس نازک مرحلے پر ان سکیموں پر عمل کرنے
سے عہدہ تھی آپ نے کہا انیس میں صاحب حکومت
کا تختہ الٹنے کے لئے مہاجرین کی آڑ اور اسلام کی
نقاب پہن کر آتے ہیں اور مطالبہ کرتے ہیں کہ ان کا
کارروائیوں کے لئے دستہ صاف کرنے کی غرض
سے وزارت بھی جائے کونسل بھی لٹے اور وہ کیونکر
کا دور چلا سکیں

شایان شان نہ تھا

آپ نے کہا میاں صاحب نے میرے خلاف لوگوں
کو مقابلے پر لانے کی ہر ممکن کوشش کی۔ مگر وہ
کامیاب نہ ہوئے صرف میرے ہی خلاف نہیں۔
حکومت کے خلاف بھی کی۔ بلکہ بعض کو وزارت کے
لئے جن بھی لیا گیا۔ آپ لیگ کے صدر ہیں۔ اگر وہ مطمئن
نہیں تو کیوں ساری پارٹی کو مستعفی ہو جانے کے لئے
پہنیں کہتے اس طرح خفیہ طور پر نظام حکومت کو کھوکھلا
کرنے کی کوششوں سے کیا فائدہ؟
ان کے علاوہ وہ آج مہاجرین کی عالی سلسلے میں
خواجہ غلام محمد چوہدری غلام رسول۔ چوہدری اصغر علی۔
ملک وزیر محمد نے تقریریں کیں اسی سلسلے میں تقریر کرتے
ہوئے۔

چوہدری غلام فرید

نے کہا آئینہ ذریعہ تعلیم نے بیان کیا تھا۔ کہ صرف
کچھ تعلیمی ادارے ایسے ہیں جن کے متعلق ہمیں علم نہیں
دونہم ان کی بھی مدد کرنے۔ لیکن میں عرض کرتا ہوں۔
بعض ایسے ادارے ہیں جو کھل چکے ہیں لیکن انہیں
عمدہ نہیں دی گئیں ان میں سے دو کالج ہیں۔ قادیان
میں احمدیوں کا تعلیم الاسلام کالج اور جالندھر کا اسلامیہ
کالج ان دونوں کو ابھی تک عہدہ نہیں دی گئیں۔

۱۰۰۳۵۰ اپناہ گیسوں میں ۳۱۸۶۱ کو

ملازمتیں لیکر دی گئیں

کرچی ۲۴ مارچ۔ فروری ۱۹۲۸ء کے آخر تک جن
پناہ گزینوں نے حصول ملازمت کے لئے اپیلانٹ کیس
میں اپنا نام رجسٹرڈ کر دیا تھا ان کی مجموعی تعداد ۱۰۰۳۵۰
تھی ان میں ۳۱۸۶۱ کو موزوں ملازمتیں لے کر دی گئیں
فروری میں نام لکھوانے والوں کی تعداد گزشتہ ماہ کی
نسبت کم تھی۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ اب
ہندوستان کی طرف سے پناہ گیزوں کی آمد نسبتاً
کم ہے۔ (ا۔ پ)
ریڈولم ۲۳ مارچ یہ پناہ موزوں ہے کہ یہودی ہندو کے علاقہ
میں مقامی طور سے تیار شدہ موٹر بم استعمال کر رہے ہیں ان
بموں کی پیمائش برطانیسی میٹر اور ۱۳ انچی ہے۔

سرت اور غافل نہیں۔ اگر دین کے لئے قربانی کرنے کی روح تم میں پائی جاتی ہے اگر قربانی کے لئے تم کو شش نہیں رکھتے بلکہ اللہ تعالیٰ کے دین کے لئے جان قربان کرنے کی تڑپ تمہارے اندر ہر وقت پائی جاتی ہے اگر صداقت اور راست گفتاری کی عادت تمہارے اندر پائی جاتی ہے اگر تم میں یہ صفت پائی جاتی ہے کہ تم ہمیشہ سچ بولتے ہو خواہ تمہارے باپ کو نقصان پہنچے یا تمہارے بیٹے کو تکلیف پہنچے۔ اگر سچ بولنے کی وجہ سے تمہارا بیٹا یا کسی چڑھتا ہے یا تمہارا باپ یا کسی چڑھتا ہے اور تم کہتے ہو میں تو سچ ہی بولوں گا مگر میرا باپ یا میرا بیٹا یا کسی چڑھتا ہے تو بیشک چڑھ جائے اگر تم میں اتنا اخلاص پایا جاتا ہے کہ تم سمجھتے ہو کہ دین کے مقابلہ میں میں کسی چیز سے محبت نہیں کر سکتا تب بیشک یہ کہا جاسکتا ہے کہ تمہارا اندر وہ چیز پائی جاتی ہے جس کا نام ایمان ہے کیونکہ یہی چیزیں ہیں جن کی وجہ سے اس کا نام ایمان رکھا گیا ہے۔

بے شک ایک سڑاگلا آدمی بھی آسمان پر اٹھتا ہے مگر آدم کا نام رکھنے کے لئے اس کے لئے نذرہ آسمان نہیں تھا جس کو ایک فقیر بھی اٹھا کر پڑھتا ہے بلکہ وہ آدم تھا جسے امر اور کھاتے ہیں اور جن کو وہ جانی ہے کہ لوگ بھی ترستے ہیں جس کی نے خربوزہ کو اچھا چل قرار دیا تھا۔ تو اس خربوزہ کو اس نے خربوزہ قرار دیا تھا جو وہی خربوزہ ہے جس کا نام خربوزہ ہے اور جسے درمیانی درجہ کے لوگ بھی ترستے ہیں یا جس کی نے انکو اچھا چل قرار دیا تھا یا انار کو اچھا چل قرار دیا تھا تو اس سے مراد اعلیٰ درجے کا انکو اچھا چل اور اعلیٰ درجہ کا انار ہی تھا ادنیٰ اور ذلیل قسم کا چل نہیں تھا ایسے ایسے ناز بھی ہوتے ہیں جو وہی نہیں کے پیاس پیاس مل جاتے ہیں اور ان کا انار وہی نہیں بن سکتا بیشک لوگ ان انار کو کھاتے ہیں اس لئے کہ ان کا نام انار ہوتا ہے لیکن وہ قیمتی انار جو طائف میں ہوتا ہے یا مسقط وغیرہ میں ہوتا ہے اور جس کی وجہ سے انار کو اچھا چل قرار دیا جاتا ہے اس کا یہ مقابلہ نہیں کر سکتے اور درحقیقت اسی انار کا کھانا انسان کے اندر جن صلح پیدا کرتا ہے وہ یہ انار جو ہمارے ملک کے پہاڑوں میں خود رو طور پر پایا جاتا ہے مزہ میں کھتا ہوتا ہے عیدہ کو خراب کرتا ہے اور کھانسی وغیرہ پیدا کر دیتا ہے اسی طرح جب کوئی شخص ایمان کا دعویٰ کرتا ہے تو اسے جو چاہتا ہے کہ اس کے اندر کسی قسم کا ایمان پایا جاتا ہے کیا وہ ایمان تو نہیں پایا جاتا جس میں جھوٹ ہوتا بھی جائز ہے جس میں ظلم بھی جائز ہے جس میں پرہیزگاری نہیں ہے اور جو ہے جس میں قربانی کے مواقع پر بھاگ جانا بھی جائز ہے جس میں نازوں کو چھوڑ دینا بھی جائز ہے جس میں زیادہ چنیدہ دینے کے خوف سے اپنی اصل آدم کو چھینا جاتا ہے اگر کسی کے اندر یہ خیر ایمان پائی جاتی ہے اور پھر وہ کہتا ہے کہ میرے اندر ایمان پایا جاتا ہے تو اسے سمجھ لینا چاہیے کہ ان چیزوں کا نام ایمان نہیں ہے جو نر خربوزہ اس گندے اور بد مزہ چل کا نام نہیں رکھا گیا جس کو جانور بھی نہیں کھاتا اس طرح ایمان بھی اس چیز کا نام نہیں ہے بیشک ایک سڑاگلا آدمی بھی ہم خربوزہ ہی کہتا ہے لیکن وہ اصل خربوزہ کی ایک بگڑی ہوئی اور خراب

شہ شکل ہوگی اسے کوئی عقلمند انسان کھانے کے لئے تیار نہیں ہو گا کیونکہ کھانا جس پر کسی دن گذر جائے اور سڑاگلا ہو جائے وہ کھانا کھانا نہیں کھاتا ہے لیکن وہ سڑاگلا ہے تو تم کیا کرتے ہو تم اسے اٹھا کر کتے کے آگے پھینک دیتے ہو اسی طرح اگر تم بھی ناقص اور بد بودار ایمان رکھ کر یہ سمجھتے ہو کہ تمہارے اندر ایمان پایا جاتا ہے تو تمہاری مثال ایسی ہی ہے جیسے تم سڑاگلا کھا کر کھانا کھاتے ہو اور سڑاگلا کھانا کھانا کوئی شخص تمہارے سامنے کھاتے تو تم اسے پاگل قرار دے گے مگر تم کبھی یہ خیال نہیں کرتے کہ تم بھی سڑاگلا ایمان رکھتے ہو اور پھر یہ دعویٰ کرتے ہو کہ تم مومن ہو یہ دعویٰ کرتے ہو کہ تم ایمان دار ہو میں نے جیاد کہہ کر تم کے اندر کئی کیفیتیں ہوتی ہیں اور جب کسی چیز کا کوئی نام رکھا جاتا ہے تو ہمیشہ اس کی اچھی کیفیتوں کی وجہ سے وہ نام رکھا جاتا ہے۔ جب وہ کیفیتیں کسی میں پائی جائیں تب تو بیشک وہ نام اس کے لئے موزوں ہوتا ہے لیکن اگر وہ کیفیتیں نہ پائی جائیں تو محض نام کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا جب تک تم اس طرح اپنے ایمان کے متعلق سوچتے اور غور کرنے کی عادت پیدا نہیں کرو گے اس وقت تک یہ خطرہ ہے کہ تم وہی حالت میں ہی رہنا تم یہ سمجھتے رہو کہ تمہارے اندر ایمان پایا جاتا ہے لیکن جب تم خدا تعالیٰ کے سامنے پیش ہو تو تمہیں معلوم ہو کہ تم بے ایمان ہو یا وہ کھو محض نام سے کوئی حقیقت ظاہر نہیں ہوتی اگر سڑاگلا ہو تو آدم لیکر کوئی شخص بیٹھے لگ جائے تو یہ نہیں کہا جائے کہ گاوہ آدم بیٹھے والا ہے بلکہ لوگ کہیں گے کہ یہ نجاست بیٹھا ہے اس لئے کہ آدم روٹی پھینک دینے چاہتے تھے مگر یہ ان آدموں کو فروخت کر دے۔ اسی طرح اگر سڑاگلا خربوزہ کوئی شخص بیٹھا ہے تو لوگ یہ نہیں کہیں گے کہ یہ خربوزہ کی تجارت کرتا ہے۔ انکو کوئی شخص کہے گا یا ان کو بیچتی شروع کر دے یا میلے کے ڈھیروں پر سو جھپیاں اٹھائے اور فروخت کر لے گا۔ تو لوگ یہ نہیں کہیں گے کہ بڑا بڑا ہے یا انکو کوئی شخص سڑاگلا کھانا اٹھا کر باہر پھینکتا ہے اور دوسرا شخص باہر جا کر اس کھانے کو اٹھا کر کھاتی میں ڈال لیتا ہے اور اس کے فروخت کرنے کے لئے اس کی پھیری شروع کر دیتا ہے تو لوگ یہ نہیں کہیں گے کہ وہ باورچی ہے مگر جو سب سے زیادہ قیمتی چیز ہے لوگ اس کے متعلق اس قسم کی حرکت کرتے ہیں اور پھر یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اپنے دعویٰ ایمان میں بالکل سچے ہیں۔ درحقیقت تمہارا خدا سے ایسا ہی معاملہ ہے جیسے کہتے ہیں کہ ایک ملاں کے پاس ایک دن ایک روکا آیا۔ اور کھنے لگا میری اماں نے یہ کھیر آپ کے لئے بھیجی تھی۔ ملاں نے کہا یہ بات کیلئے کہ تمہاری اماں نے آج کھیر بھیجی ادی۔ پہلے تو کبھی اس کا خیال بھی اسے نہیں آیا مگر کھنے کے بعد دیا کہ کھیر میں اتنا منہ ڈال لیا تھا میری اماں نے کہا کہ اس کو کھو آؤ ملاں کو غصہ آیا اور اس نے کھیر کا برتن اٹھا کر زمین پر دے مارا اور وہ ٹوٹ گیا اس نے روکا کو دے دیا۔ ملاں نے کہا تو تو روکا کیوں سے لیا تو نے یہ کھیر کھانی تھی۔ اس نے بڑا

ویا۔ کہ میں تو نہیں کھاتی تھی۔ لیکن اب میں کھیر گیا۔ تو اماں مجھ سے کہیوں کہ یہ روکا برتن تھا جس میں اماں بچے کو یا خدا نے پھیرا یا کھرتی تھی یہی تمہارے ایمان کا حال ہوتا ہے۔ اور تم بھی ایسی ہی چیز خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کرتے ہو۔ ملاں کے قصہ کو سن کر تم سب لوگ ہنس پڑتے ہو مگر تم کبھی یہ غور نہیں کرتے کہ تم بھی خدا تعالیٰ کے سامنے کتے کی جھوٹی چیز پیش کرتے ہو اور پھر کہتے ہو کہ ہم مومن ہیں پھر کہتے ہو کہ ہماری نجات ہو جائے اور ہمیں جنت مل جائے تمہیں اس قربانی اور ایمان کے بدلہ میں ایک ایک کوزہ زمین بھی تو نہیں مل سکتی مگر تم امید یہ رکھتے ہو کہ تمہیں وہ جنت ملے جس کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے عرضھا المسلمون والادرض دال عمران ع کما سمان اور زمین کے برابر اس کی لمبائی اور چوڑائی ہوگی یہ جنت ہے جس کا مومنوں کو وعدہ دیا گیا ہے اور یہ وہ جنت ہے جس کے مقابلہ میں

ساری دنیا کی بادشاہت

بھی کوئی حقیقت نہیں رکھتی امریکہ بھی اور یورپ بھی اور ہندوستان بھی اور چین بھی اور جاپان بھی اور دوسرے ممالک بھی اس کا کوزہ واں بلکہ اربوں حصہ بھی نہیں مگر تم کام وہ کہتے ہو جن کے بدلہ میں کوئی شخص ایک کوزہ زمین بھی نہیں دینے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا بلکہ کوزہ زمین کا بھی سوال نہیں۔ اگر تم کسی کے سامنے ایسی چیز پیش کرو تو وہ تمہارے منہ پر چھڑ مارے گا کہ تم میرے سامنے کیا چیز پیش کر رہے ہو۔ تم جو کسی چوہدری کے پاس اور اسے میلے کے پھیر پر سے اٹھا یا سوا ایک جوتا

تحفت

پیش کرو اور پھر دیکھو کہ وہ تم سے کیا معاملہ کرتا ہے وہ جوتا تمہارے سر پر مارے گا اور تمہیں ذلیل کہے اپنے گھر سے باہر نکال دے گا مگر تم ایسا ہی چھٹا ہو اور ذلیل جو تا خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کرتے ہو اور پھر کہتے ہو کہ ہمیں جنت مل جائے۔ ایک ذلیل سے ذلیل انسان کو بھی تم یہ چیز پیش کر سکتے مگر وہ خدا جو ساری دنیا کا مالک ہے جو ساری دنیا کا خالق اور رزق دہنے والا ہے اس کے سامنے ایسی چیز پیش کرتے ہو اور پھر اس کا نام ایمان رکھتے ہو حالانکہ یہ ایمان نہیں یہ کفر ہے جیسا کہ تمہیں چیز ہے۔ کافر اپنے کفر کو خدا تعالیٰ کے سامنے پیش نہیں کر تا بلکہ

شیطان کے سامنے

پیش کرتا ہے اور اس کے سامنے ہی اسے پیش کرنا چاہیے مگر تم اس حد کے سامنے یہ چیز پیش کرتے ہو جس کے سامنے نہایت طیب اور اعلیٰ درجہ کی چیزیں پیش کرنی چاہئیں۔ پس اپنے اندر بہت بلی پیدا کر دو اور مرتے سے پہلے اپنے آپ کو پاک اور بے عیب بناؤ۔ بے ایمانی۔ بددیانتی۔ جھوٹ۔ دھوکا اور فریب ہی سہ جگہ نظر آتا ہے۔ اسی طرح سستی اور غفلت بات بات میں پائی جاتی ہے مگر جب گرسب

کی جائے۔ تو قسم کھا کر لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم بے ایمانی نہیں کر رہے اگر ہم بے ایمانی نہیں تو اور کیلئے کہ انہوں نے محنت کی اور جماعت کو نقصان پہنچا دیا وہ سمجھتے ہیں بے ایمانی ہی ہوتی ہے کہ دوسرے کا رویہ اڑا کر حیب میں ڈال لیا جائے گو یا وہ بے ایمانی بھی کرتے ہیں اور پھر اتنے پاگل ہوتے ہیں کہ بے ایمانی کے معنی بھی نہیں جانتے۔ وہ شخص جو محنت کر کے کما تا اور پھر دوسرے کا حق اپنی حیب میں ڈال لیتا ہے۔ اور وہ شخص جو محنت سے کام نہیں لیتا اور قوم کے رویہ کو مٹانے کو دیکھتا ہے دونوں بے ایمان ہیں۔ یہ بے ایمان ہے اس لئے کہ اس نے محنت تو کی۔ مگر رویہ اپنی حیب میں ڈال لیا اور وہ بے ایمان ہے۔ اس لئے کہ اس نے محنت نہ کی اور اس طرح وہ نتیجہ پید نہ ہو جو مانا جائیے تھا ایک ایسا شخص جو نماز نہیں پڑھتا وہ بھی بے نماز ہے۔ اور ایک ایسا شخص جو صرف دکھاوے کے لئے نماز پڑھتا ہے وہ بھی بے نماز ہے۔ یہ کہنا کہ وہ دوسرے نے خواہ دکھاوے کے لئے نماز پڑھی ہے۔ نماز تو پڑھ لی ہے۔ یہ دعویٰ کی بات ہے نماز وہی ہے جو خدا تعالیٰ کے لئے ادا کی جائے۔

غرض جب تک تقویٰ کے ساتھ انسان اپنے تمام اعمال کا جائزہ نہ لیتا ہے اس وقت تک وہ کبھی ایمان کی موت نہیں مر سکتا اسی لئے صوفیاء کہتے ہیں کہ حاسبوا قبل ان تمہارا حساب ہو جائے۔ ایمان نہ ہو کہ حاسبوا ان اعمال کا محاسبہ کرتے رہنا کر دے۔ ایمان نہ ہو کہ تمہارا خدا خالی ہو اور تم صرف ایمان کا لفظ لے کر بیٹھے رہو اور یہ خیال کرو۔ کہ جب ہم خدا تعالیٰ کے سامنے پیش ہوں گے تو ایمان کا لفظ اس کے سامنے رکھ دیں گے اور کہہ دیں گے کہ لیجئے یہ ہمارا ایمان ہے ایسا ایمان تمہارے لئے کسی کام نہیں آسکتا۔

خیریت مطلوب ہے

محمد رمضان ولد رحمت علی صاحب موجدی سببی بخیشاں ڈاک خانہ تاج پور ضلع ہوشیار پور اور فقیر محمد ولد فتح محمد صاحب بمقام اڈا مظفر آباد ضلع ہوشیار پور حبلہ اپنی خیریت کی اطلاع دیں۔

جان محمد موجدی صاحب۔ بمقام ڈپٹی سببی جیک نمبر ۱۵ ڈاک خانہ ڈھاباں ضلع ہوشیار پور،

ضلع ساکھوٹ کے باشندے خاص قوجہ فراد میں میرے ماموں صاحب بنام اہدین جو کہ دفتر امور عامہ میں بلا ذمہ دہی سے ماہ سے لاپتہ ہیں جو حامل پلاٹنگ دفتر امور عامہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ضلع ساکھوٹ میں مقیم ہیں جو صاحب ان کا پتہ دیکھ کر لاش جانتے ہوں بندہ کو مدد دینے کے لئے سے اطلاع دے کہ شکر فرمائیں رہا چون محمد سٹور کیپر علی مکان نمبر ۱۰ لال پارک لاہور،

درخواست و دعا: میرا دادا محمد اسماعیل بھارتی رشتہ دار ہیں۔ صاحب جماعت اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے درخواست ہے کہ بچہ کی صحت کا مدد و علاج کے لئے در دل سے دعا فرمائیں۔ خدا کا نام

بھارتی رشتہ دار ہیں۔ صاحب جماعت اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے درخواست ہے کہ بچہ کی صحت کا مدد و علاج کے لئے در دل سے دعا فرمائیں۔ خدا کا نام

کنٹرول اٹھ جانیکے بعد

تجارت۔ صنعت و حرفت روزی کمانے کے نہایت شریفانہ ذرائع ہیں۔ اسلام نے ان پیشوں کو جائز ہی نہیں بلکہ مستحسن ٹھہرایا ہے۔ لیکن جب یہ پیشے سرمایہ دارانہ صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ اور طمع اور نفع اندوزی کے جذبے کے زیر اثر آجاتے ہیں۔ تو یہی پیشے انسانیت کیلئے وبال جان بن جاتے ہیں۔ اکثر طرح لوگ دوسروں کی مصیبت سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ جب کسی چیز کی کمی یا قحط کا اندیشہ ہوتا ہے۔ تو یہ لوگ اس چیز کے ذخیرے جمع کر لیتے ہیں۔ اور پھر بعد میں اسکو نہایت گراں قیمتوں پر فروخت کرتے ہیں۔ عوام کو ان لوگوں کے دندان طمع سے بچانے کے لئے مہذب حکومتیں کنٹرول کی تدبیر استعمال کرتی ہیں۔

ایک آزاد ملک میں جہاں حب وطن کا جذبہ بڑھا ہوا ہوتا ہے۔ کنٹرول عموماً اچھے نتائج پیدا کرتا ہے۔ لیکن جب پھلی جنگ میں ہمارے ملک میں یہ اصول زیر عمل لایا گیا۔ تو اسوقت ہمارا ملک برطانیہ کے زیر اقتدار تھا۔ لوگوں کے دلوں میں ملک و قوم کا کوئی خیال نہیں تھا۔ ہر ایک دل میں صرف یہی خیال تھا۔ کہ ان غیر معمولی حالات کا میری ذات پر کیا اثر ہوگا۔ اسلئے وہ چاہتا تھا۔ کہ جتنا زیادہ روپیہ وہ جائز و ناجائز طریقے سے جمع کرے۔ اتنا ہی اسکی اپنی ذات کیلئے اچھا ہے اسکا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ کنٹرول کا اتنا فائدہ ہوا۔ جتنا دوسرے ممالک مثلاً امریکہ یا انگلستان میں ہوا۔ یہاں بلیک مارکٹ شروع وغیرہ نے کنٹرول کا مطلب ہی فوت کر دیا۔ اور اتنی برائیاں پیدا ہو گئیں۔ کہ کنٹرولوں کا خیال ہے۔ کہ کنٹرول ایک نکتہ ہے۔ جس سے جتنی جلدی ہو سکے۔ گلو خلاصی کرانی چاہیے۔

معلوم ہوتا ہے اس خیال ہی کے زیر اثر مغربی پنجاب کی اسمبلی میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ بعض ضروری اشیاء پر سے میں بائیس دن تک کنٹرول ہٹا لیا جائیگا۔ وقت بتائیگا کہ اس کا کیا اثر ہوتا ہے لیکن جہانگ ہمارا خیال ہے کنٹرول ہے یا اتحاد دیا جائے۔ جب تک ہمارے ملک میں حب وطن کا صحیح جذبہ پیدا نہ ہوگا۔ دلوں میں غریبوں کو صحیح فائدہ پہنچنے کی کوئی امید نہیں رکھنی چاہیے۔

اگر ہمارے سرمایہ داروں کی ذہنیت تبدیل نہ ہوتی اور وہی ہی رہی جیسی کہ غلامی کے زمانے میں تھی۔ تو کنٹرول اٹھنے سے یقیناً موجودہ حالت سے غریبوں کی تکلیف زیادہ ہو جائیگی۔ کم جسے کم کچھ عزیز تک ضرور زیادہ ہو جائیگی۔ اس کا حقیقی علاج تو یہی ہے کہ لوگوں کی ذہنیت تبدیل ہو جائے۔ اور ہر ایک اپنے آپ کو ایک آزاد ملک کا باشندہ اور ایک آزاد قوم کا فرد سمجھے لگے۔ تاکہ اس کو اپنے ملک کے دوسرے باشندوں اور اپنی قوم کے دوسرے افراد کی ضروریات کا بھی خیال رہے لیکن اگر ایسی ممکن نہیں تو حکومت کو چاہیے کنٹرول اٹھانے کے ساتھ ایسی تدابیر بھی اختیار کرے کہ جو طوفان بدتمیزی اس کے اٹھ جانے کے بعد یہاں پیدا ہونے والا ہے۔ اس کا اندازہ ہر سکے۔ ورنہ غریبوں کے لئے سخت مشکلات کا پیدا ہونا جانا اپنی امر ہے۔

مصالح العرب۔ مسیر العرب

(اہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

اس از مکرم مولوی رشید احمد صاحب چیٹائی مجاہد تحریک جدید فلسطین

ادیب نے آپ سے کہا۔ کہ ایک جماعت کے معزز امام ہونے کی حیثیت سے لوگوں کی طرف سے آپ کا اکرام کیا گیا ہے۔ مگر آپ یہ امید نہ رکھیں کہ ان علاقوں میں کوئی شخص آپ کے خیالات سے متاثر ہوگا۔ کیونکہ ہم لوگ عرب نسل سے ہیں۔ اور عربی ہماری مادری زبان ہے۔ اور کوئی ہندی خواہ کیسا ہی عالم ہو۔ ہم سے زیادہ قرآن و حدیث کے معنی سمجھنے کی اہلیت نہیں رکھتا آپ نے یہ گفتگو سن کر اس کے خیالات کی تردید فرمائی۔ اور ساتھ ہی تبسم کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ مبلغ تو آہستہ آہستہ ہم نے ساری دنیا میں ہی بھیجے ہیں۔ مگر اب ہندوستان واپس جانے پر میرا پہلا کام یہ ہوگا کہ آپ کے ملک میں مبلغ روانہ کروں۔ اور دیکھوں۔ کہ خدائی

اس اہام کی تشریح میں ایک اور بھی قرینہ ہے۔ جو اپنے بعد کے... واقعات کے ساتھ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے زمانہ خلافت کے ساتھ اسے مخصوص کر دیتا ہے۔ جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام "حماۃ البشری" میں تحریر فرمایا ہے کہ:-

بیسافر المسیح الموعود اذ خلیفۃ من خلفاءہ الی ارض دمشق

چنانچہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر شدہ بلاد عرب میں ان کے مصالح کے لئے یہ سفر حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کے دوسرے خلیفہ کے ذریعے اور اس کے وقت میں عمل میں آیا۔ کہ جس کے متعلق یہ بھی اہام

پروگرام جلسہ سالانہ بیکروزہ

منعقدہ ۲۸ مارچ ۱۹۴۸ء نزد جو دھال بلڈنگ لاہور

اجلاس اول

۱۰ تا ۱۵	تلاوت و نظم
۱۰-۱۵ تا ۱۷-۲۵	افتتاحی تقریر حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز امام جماعت احمدیہ
۱۱-۲۰ تا ۱۱-۲۵	اسلامی نظام حکومت کا خاکہ۔ تقریر بیکرم جناب قاضی محمد مسلم صاحب ایم۔ اے۔ پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور
۱۱-۳۰ تا ۱۱-۱۵	امریکہ میں تبلیغ اسلام۔ تقریر بیکرم جناب صوفی طیب الرحمن صاحب ایم۔ اے۔ سابق مبلغ امریکہ
۱۲-۱۵ تا ۱-۰	مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام۔ تقریر بیکرم جناب محیو فضل الرحمن صاحب سابق مبلغ مغربی افریقہ

اجلاس دوم بعد نماز ظہر و عصر

۲-۲۵ تا ۲-۳۰	تلاوت و نظم
۲-۳۵	"سیر روحانی" فقیر دلپذیر حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ناظر دعوت تبلیغ

مجھنے کے علمبرداروں کے سامنے آپ کا کیا دم خم ہے؟ چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا۔

ولایت سے واپسی پر

ولایت سے واپسی پر دمشق میں ایک دارالتبلیغ قائم کر دیا اور اب خدا کے فضل سے شام اور فلسطین اور مصر تینوں میں احمدی پائے جاتے ہیں۔ اور یہ سلسلہ دن بدن ترقی کر رہا ہے۔ (دیکھو کتاب سلسلہ احمدیہ "۱۹۳۷ء و ۱۹۳۸ء" مطبوعہ ۱۹۳۹ء)

سو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مندرجہ بالا تینوں ملکوں میں سفر کرنا عربوں کیلئے روحانی جھلائی کا ذریعہ بھی بنا۔ کہ حضور نے ہندوستان واپس جاتے ہی فوراً یہاں احمدی مبلغ بھیجا دئے۔ تاکہ مسیح موعود کے ذریعہ قادیان کی مقدس بستی میں اللہ تعالیٰ نے جو ایمان و عرفان کے آب حیات کا چشمہ جاری فرمایا ہے۔ اس سے عرب بھی سیراب ہو کر اپنے لئے دینی ترقی و جھلائی حاصل کر سکیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت میں داخل ہو جائیں۔

موجود تھا کہ وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور یہ کہ تو میں اس سے برکت پائینگے۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ سفر عربی قوم کے لئے جہاں روحانی رنگ میں جیسا کہ آگے چل کر ذکر کر دینگا۔ خیر و برکت کا موجب بنا۔ وہاں دنیاوی اور سیاسی رنگ میں عرب جو شکرش اور دیگر یورپین بیرونی حکومتوں کے قانون کے پنجے میں اسیر تھے۔ ان سے آزادی کی برکت کا موجب بنا جیسا کہ پہلی قسط میں گذر چکا ہے۔

اس سفر کا روحانی لحاظ سے عربوں کیلئے موجب برکت بننا

روحانی لحاظ سے اس طرح کہ جب حضور عربی ممالک میں اپنے اس سفر میں دمشق تشریف لائے۔ تو حضور کے پر تپاک خیر مقدم اور عزت و احترام کو دیکھ کر جس کا اظہار یہاں کے معزز طبقہ کی طرف سے کیا گیا۔ حسد و مخالفت کی آگ میں جل جہنم کیسے یہاں کے ایک مشہور

اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقررہ دو گنا ثواب حاصل کر لیں۔ ممکن تھا۔ کہ اگر یہ سفر اختیار نہ کیا جاتا۔ تو عربی ممالک میں احمدیہ دارالتبلیغ کا قیام کبھی دوسرے وقت پر پڑا رہتا۔ مگر ان ممالک کا سفر فوری طور پر ان کے روحانی مصالح و جھلائی کا موجب بن گیا۔

ایک اور جدید پہلو

جیسا کہ اوپر لکھ چکا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس اہام کی تشریح میں تحریر فرمایا ہے کہ... بعض روایا میں اس کے ذریعہ پورے ہوتے ہیں۔ اور بعض اولاد یا کسی منتقلی کے ذریعہ پورے ہوتے ہیں۔ (انذکرہ ص ۵۷)

اپنے ماحول میں صرف فلسطین کا قطعہ ارض ہی ملا دوسرے میں سے بیرونی استبداد کے نیچے تھا۔ سو اب وہ بھی برطانیہ کے نیچے سے آزادی حاصل کر رہا تھا۔ اس کی حالت یوں تھی کہ ہندوستان جیسی بن کر رہ گئی ہے۔ جو آزادی کے میدان میں دو قوموں کے درمیان خستہ مشق بن رہے۔

فلسطین کی آزادی کے سلسلہ میں

فلسطین کی آزادی کے سلسلہ میں عربوں کی یہودی و مذکورہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک مخلص مبلغ اور صحابی محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کے فلسطین میں پہلی بار شہادت میں تشریف آوری اور پھر مندرجہ بالا مقصد کی مدد کے لئے گذشتہ اکتوبر میں دمشق میں سے آپ کا گذرنا اور جمعیت اقوام متحدہ کے اجلاس منعقدہ لیکس (امریکہ) سے واپسی پر پھر دمشق میں تشریف لاکر قیام فرمانے کو بھی "سیر العرب" (عرب میں چلنا) اہام کے پھر ایک دفعہ پورا ہونے کو متاثر کر لیا جائے۔

تو "مصالح العرب" دوسری شق اہام کی نہایت وضاحت سے اپنی صداقت کی چمک سے حق پسند اور خدا کی محبت اور خوف رکھنے والے قلوب پر اثر انداز ہونے کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ ۱۹۴۵ء میں آپ کا فلسطین و شام کا سفر سرکاری طور پر نہیں تھا۔ بلکہ ذاتی حیثیت سے تھا۔ جیسا کہ یہاں کے اخبارات نے اس بات کو بھی نوٹ کیا تھا۔ اس وقت ایک ہفتہ بھر جو آپ نے یہاں قیام فرمایا۔ اور عربوں کی یہودی و مذکورہ کے لئے ذاتی مشاہدہ کے ذریعہ بہت سی معلومات حاصل کیں۔ اس مختصر سے قیام میں یہاں کے عربی اخبارات میں سر محمد ظفر اللہ خاں "احمدی" کے نام کے ساتھ بہت کچھ لکھا گیا۔ بلکہ غالباً یہ پہلا موقع تھا۔ کہ ایک عربی اخبار کے نامہ نگار نے آپ سے ملاقات کر کے اپنی اخبار میں مفصل نوٹ شائع کیا۔ کہ جناب چوہدری صاحبانہ کے لحاظ سے جماعت احمدیہ قادیان سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور فلسطین میں جبل المرسل حیفہ میں جماعت احمدیہ ہی کے تہاں ٹھہرے ہوئے ہیں۔

اس وقت بھی آپ کی مساعی دربارہ مسئلہ فلسطین کو عربوں نے نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھا۔ جس کی ترجمانی عربی اخبارات کے صفحات کی زمانی موثر رنگ میں کی گئی۔ ۱۹۴۵ء میں آپ کے شام و فلسطین کے سفر نے "مصالح عرب" کے لئے ایک رنگ میں بنیادوں کا کام دیا۔

اب ۱۹۴۷ء میں پاکستان کی طرف سے ڈیلیکشن کے لیڈر ہونے کی حیثیت سے اقوام متحدہ کی مجلس میں جاتے ہوئے آپ شام کے پہلی اڈہ پر اترتے ہوئے آگے تشریف لے گئے۔ اب کے قیام نہایت ہی مختصر تھا۔ بلکہ

اینڈھن کی کمی پورا کرنے کیلئے موثر اقدامات

لاہور ۲۴ مارچ - مغربی پنجاب میں جنگلات کی جو کمی ہے۔ وہ علاقہ نخل کے جنگلات کی سکیم سے کافی حد تک دور ہو جائے گی۔

گرمیوں میں تند و تیز ہواؤں کے ذریعے نہروں میں ریت کثرت سے گرتی ہے۔ اس عمل کو روکنے کے لئے یہ تجویز کی گئی ہے کہ کناروں کے ساتھ ساتھ پودوں کی پانچ پانچ قطاریں لگائی جائیں پہلی قطار سرکنڈے کی ہوگی اور باقی دو دروازہ اور دوسرے کے پودوں پر مشتمل ہوگی۔ اس کے علاوہ وہ سات ہزار مربع میل کی آبپاشی کی سہولت کے گرد درخت بھی لگائے جائیں گے۔ کان اپنے کھیتوں کے گرد بھی درخت لگائے جائیں گے۔ جب درخت بڑے ہو جائیں گے تو اینڈھن کی قلت بھی دور ہو جائے گی۔ اور علاقے کی آب و ہوا بھی ٹھنڈی ہوگی۔ سالانہ بارش کی مقدار میں بھی اضافہ ہو جائے گا۔ (ا۔ پی)

مسلم لیگ کے نئے نمبر بنائیں کی پر جوش ہم کا آغاز

لاہور ۲۴ مارچ - مغربی پنجاب کی صوبائی مسلم لیگ کے جنرل سیکریٹری علامہ علاء الدین صاحب نے آج ایک بیان جاری کیا ہے۔ جس میں مسلم عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں مقامی مسلم لیگ کی رکنیت اختیار کریں۔ لیگی کارکنوں کو مخاطب کرتے ہوئے انہوں نے کہا ہے کہ انہیں نئے نمبر بنانے کی کوشش کرنی چاہیے اور مغربی پنجاب کے عوام میں مسلم لیگ کے اغراض و مقاصد اور نظریات کو زیادہ سے زیادہ پھیلا نا چاہیے (ا۔ پی۔ آئی)

طلبہ کو سیاست میں حصہ نہیں لینا چاہیے

لاہور ۲۴ مارچ طلبہ کو سیاست میں زیادہ حصہ نہیں لینا چاہیے۔ بلکہ اپنی تمام تر توجہ تعلیم کی طرف دینی چاہیے اور اس طرح مختلف کاموں کے ماہر سائنسدان اور اہل فن بن کر نکلنا چاہیے ڈسٹرکٹ پیسٹی افسر لاہور ضلع کے مختلف سکولوں میں لیکچر دے کر یہ منورہ طلبہ کو دے رہے ہیں۔ اب آپ نے دیہاتی سکولوں میں بھی اس قسم کی تقریریں کرنے کا پروگرام تیار کیا ہے۔ جو آئندہ ہفتے ختم ہوگا (ا۔ پی)

— کراچی ۲۴ مارچ گذشتہ شکار پور کی نوآبادی میں بم پھٹنے کے سلسلہ میں ریشٹر ٹریبونک سگھ کے صدر اور ۱۹ دیگر اراکین پر مقدمہ چل رہا تھا۔ ان کو ملزم قرار دیا گیا جسٹریٹ نے آج سگھ صدر اور دیگر ملزم کو پینشن ہزار روپیہ کی ضمانت پر رہا کر دیا ہے۔ (ا۔ پی)

انجمن صلیب احمد پاکستان کی کشمیر میں طراندہ

کراچی - گذشتہ جموں کو گورنمنٹ ہاؤس میں سندھ کی انجمن صلیب احمد کا ایک اجلاس ہوا۔ جس میں عمل کیا گیا کہ کشمیر میں طبی امداد کے لئے جو پاکستان ریڈ کراس کو ڈیڑھ لاکھ روپیہ کا وعدہ دیا گیا تھا۔ اس میں سے ۳۰ ہزار روپیہ نقد جمع ہو چکا ہے۔ بقیہ نقد جمع کرنے کے لئے میر غلام علی خاں نالپور کی صدارت میں آٹھ ممبران کی ایک کمیٹی بنائی گئی (ا۔ پی)

کمانڈر انچیف کی دفاعی کونسل میں شرکت

کراچی ۲۴ مارچ جنرل سر ڈگلس بریسی کمانڈر انچیف پاکستان روڈ لینڈی سے کراچی پہنچے۔ آپ یہاں جموں کو منعقد ہونے والی مشترکہ دفاعی کونسل میں شرکت کریں گے۔ (ا۔ پی)

شرق وسطی کی سیاسی پاکستان کے معاشرتی تعلق

کراچی ۲۴ مارچ پاکستان ریشٹن کمیٹی کے ایک اجلاس میں جو فیصلہ ہوئے ہیں۔ ان میں سے چند یہ ہیں کہ ایران۔ افغانستان۔ عراق۔ شام۔ ترکی اور مصر کے ساتھ معاشرتی تعلقات قائم کرنے کیلئے تبادلہ طلبا کیا جائے۔ ان ممالک کی الگ الگ معاشرتی انجمنیں بنائی جائیں ایک مرکزی اور ڈیٹینٹین کلچرل کمیٹی بنائی جائے اور پاکستان میں غیر ملکی زبانوں کا ادراہ قائم کیا جائے۔ حکومت پاکستان کے وزیر داخلہ۔ تعلیم اور اطلاعات مسٹر فضل الرحمن نے اس اجلاس کی صدارت کی اس اجلاس میں مغربی پنجاب کے وزیر تعلیم۔ صوبہ سرحد کے نمائندے اور پاکستان کے مفکر ماہرین تعلیم نے شرکت کی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قائد اعظم کی تقریر

اردو کو ترقی دینا پاکستان کا فرض ہے

قائد اعظم محمد علی جناح نے ڈھاکہ یونیورسٹی کے کنوینشن میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ اردو زبان کو ہندوستان سے نکال دیا گیا ہے اور اب یہ پاکستان سے مخصوص ہوگئی۔ اس لئے اسے قدر کی نگاہ سے دیکھنا اور اسے بام رخت پر لے جانا آپ لوگوں کا فرض ہے۔ حالیہ ہڑتالوں اور مظاہروں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے طلبہ کو نصیحت کی۔ کہ وہ شراکتگیز اور گراہ کن پر دست بردار رہیں۔ اس لئے اردو اس طرح ملک کے خاندانوں کا ساتھ دے کر ترقی اور ملکی مفاد کو نقصان نہ پہنچائیں۔ حکومت پاکستان کو کوئی ایسا اقدام نہ کرے گی۔ جو عوام کے فلاح و بہبود کے خلاف ہے۔ آپ لوگ بھی کوئی ایسی حرکت نہ کریں جو پاکستان کی پیشانی پر بدنامی اور لگائے والی ہو۔ (ا۔ پی)

آسٹریا میں اشتراکی انقلاب کا خطرہ

دیانہ ۲۳ مارچ - یونان میں باغیانہ سرگرمی میں زیادتی ہونے کی وجہ سے دیانہ میں یہ خطرہ لاحق ہو گیا ہے کہ اگلا نمبر آسٹریا کا ہے۔ سوڈا ملیشیا تنظیم ہو رہی ہے۔ یہ جماعت بھی ویسی ہے جیسی کہ اشتراکی جماعت نے زیکو سوڈیکینی اقتدار حاصل کرنے کے لئے بنائی تھی۔ اس کے خلاف کوئی کارروائی اس وقت کی جائے گی جب کسی سرگرمی کا نتیجہ برآمد ہو جائے گا۔

سنٹرل گورنمنٹ ایمپلائمنٹ اور حکومت کے درمیان گفت و شنید

کراچی ۲۴ مارچ سنٹرل پاکستان گورنمنٹ ایمپلائمنٹ ایسوسی ایشن کے صدر سر ایف ایم اشرف مع دیگر پارٹی نمائندگان کے اس اجلاس کی ۲۵ تاریخ کو مسٹر عثمان علی ڈپٹی سیکریٹری سے ملاقات کر رہے ہیں۔ تاکہ ایسوسی ایشن کے مطالبات پر ان سے تبادلہ خیالات کریں حال ہی میں ایسوسی ایشن نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ رزرویشن میں تخفیف نہیں ہونی چاہیے (۲) پاکستان بے کمیشن کو منسوخ کیا جائے اور تیسرے یہ کہ حکومت پاکستان ہندوستان بے کمیشن کی سفارشات پر عمل کرے۔ معلوم ہے کہ رزرویشن کو تخفیف میں لانے کے سلسلہ میں حکومت اور ایسوسی ایشن

شام کے آئین میں تبدیلیاں

دشق ۲۳ مارچ - شام کی تمام پارلیمنٹری پارٹیاں اس بات پر متفق ہو گئی ہیں کہ آئین میں اس قسم کی تبدیلیاں کر دی جائیں کہ ایک صدر دوبارہ منتخب ہو سکے۔ اگلے پارلیمنٹری سیشن میں اس مسئلہ کو ایوان تائین کے سامنے رکھا جائے گا۔ (اسٹار)

(بقیہ صفحہ اول)

سوالات کے دوران وزیر اعظم نے بیان کیا کہ اور خراپیل میں ایک اجلاس طلب کیا جائیگا جس میں صوبہ کی صنعتی ترقی کی سکیموں کو آخری شکل دی جائے گی۔ گزشتہ سال ستمبر میں جو مشترکہ کانفرنس منعقد ہوئی تھی۔ اس فیصلہ کیا گیا تھا کہ سرحد میں خام اشیاء کی کثرت اور بہترین پائی جاتی ہیں۔ ان سے نفع حاصل کرنے کیلئے وہاں کثرت سے کارخانے کھولے جائیں۔ پینانچہ اس فیصلہ کو پائے تکمیل تک پہنچانے کے لئے پہلے ۵ سالوں کا پروگرام تیار ہو گیا ہے۔ آپ نے ایک سوال کا جواب دینے ہوئے کہا کہ صوبہ سرحد میں ۲۳ ہزار پینانچہ آئے تھے جن میں ۲۳ ہزار پینانچہ کو بیا جا چکا ہے۔ اکثر کو تقادی قرضے بھی دئے گئے ہیں۔

حیدرآباد میں ہڑتالوں کا ڈھونڈ

حیدرآباد ۲۴ مارچ حیدرآباد میں حکومت نظامی کے خلاف عمداً پراپیگنڈا کرنے کے لئے جو ڈھونڈ چلایا جا رہا ہے۔ ہڑتالیں بھی اس کا ایک اہم حصہ ہیں جو دنیا کو دھوکا دینے اور عوام کی آنکھوں میں خاک جھونکنے کے لئے کی جا رہی ہیں۔ حیدرآباد اور سکندریہ میں گاہے گاہے ہڑتال کا اعلان کر دیا جاتا ہے تاہم ظاہر کیا جائے کہ یہ ہڑتال رضا کاروں فوج اور پولیس کی خلاف قوانین حرکات کے خلاف بطور احتجاج کی گئی ہے۔ لیکن یہاں کے لوگ خوب جانتے ہیں کہ اس کی اصلیت کیا ہے۔ جمعہ کے روز جب اکثر غیر مسلم ناہوشی کرتے ہیں۔ تو اس دن ہڑتال کا اعلان کر دیا جاتا ہے۔

اورینٹ پریس کے نمائندے نے حیدرآباد اور سکندریہ کے بازاروں میں گھوم کر ان ہڑتالوں کی حقیقت معلوم کرنے کی کوشش کی پینانچہ اس نے دیکھا کہ بعض دوکانوں تو بالکل بند تھیں۔ لیکن بعض اس طریق پر بند کی گئی تھیں کہ آدھی کھلی تھیں۔ اور آدھی بند چنانچہ اس حال میں خرید و فروخت بہتر جاری تھی۔ نمائندہ مذکورہ کا بیان ہے کہ اس سے ظاہر ہے کہ ان ہڑتالوں کی اس سے زیادہ کوئی حقیقت نہیں کہ بعض سیاسی پارٹیوں کی طرف سے ان ہڑتالوں کا ڈھونڈ دیا جاتا ہے۔ تاہم خود ان کی ضرورت محسوس نہیں کرتے اور نہ اس کو چننا ہم سمجھتے ہیں (ا۔ پی۔ آئی)

سورن اور میرے والہ نسخہ اکسیر حیات



قیمتی اجزاء سے مرکب یہ مقوی باہ کو لیا

پورھوں کو جوان اور جوان کو جوان

بناتی ہیں۔ ۲۴ کی جملہ کمزوریوں اور مردوں اور عورتوں کی بیشمار اعضا بنی پیمادوں لوقہ۔ فالج اور ہرنگ میں اکسیر ہیں۔ اعضاء ریٹے۔ دل۔ جگر۔ دماغ اور مودہ کو طاقت دیتی ہیں۔ کمی خون ذیابیطس اور دمہ زور کے چہرہ پر کشمیری سید کی دل فریب سرخی لاتی ہے قیمت ۱۰ گولی پانچ روپے ۲۵ گولی آٹھ روپیہ ۵۰ " " پنلہ " " علاوہ محمول ۱۰۰ " " مکمل کو دس ۲۵ روپے مع محمول

اقباب حکمت (اساتذہ رسالہ) فاریسی ۱۲ انارکلی۔ لاہور

حکومت نظام کے خلاف شراٹنگیز اور بے بنیاد پراپیگنڈا

عید رابو ۲۳ مارچ۔ حکومت نظام کے خلاف آجکل جو بے بنیاد پراپیگنڈا پریس میں کیا جا رہا ہے۔ اسکی ایک تازہ مثال یہ ہے کہ وہ حال میں ہی مدراس کے ایک کثیرالاشاعت اخبار میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ بمبئی جلسے والی ایک گاڑی کو پناہ گزینوں نے سرورنگر کے سٹیشن پر لوٹ لیا۔ اور یہ کہ پولیس اس واردات کی تفتیش کر رہی ہے۔ یہ خبر اخبار کو لے کر اپنا نام لگا کر اس کی طرف سے شائع کی گئی۔ نظام ریولوشن کے چیف کمرشل منیجر سے جب اورینٹ پریس نے اس خبر کے متعلق دریافت کیا۔ تو کمرشل منیجر نے بتایا۔ سرورنگر نام کا کوئی سٹیشن نظام ریولوشن میں نہیں ہے اور یہ خبر محض ایک افواہ ہے۔ جو اس شراٹنگیز پراپیگنڈا کے ماتحت پھیلائی گئی ہے جو آجکل حکومت نظام کے خلاف زور شور سے جاری ہے۔ (او۔ پی۔ آئی)

ہمارا راجہ کپور قتلہ اور ان کے رشتہ دار قومی خزانہ کو لوٹ رہے ہیں

جالتھ ۲۲ مارچ۔ جے ہند "مظاہرہ" کپور قتلہ پر جامنڈل کے ایک وفد نے دہلی میں ڈاکٹر پٹا بھائی ستلہ رامیہ اور سٹیٹ منسٹری کے ممبروں سے ملاقات کی کہ ایک میمورنڈم پیش کیا۔ جس میں مطالبہ کیا گیا کہ ریاست کپور قتلہ کو مشرقی پنجاب میں ضم کیا جائے۔ اور اسے ریاستوں کی یونین میں ہرگز نہ ملنے دیا جائے۔ یہ بھی کہا گیا کہ راجہ اور اس کے رشتہ دار ریاست کے خزانہ کو ضائع کر رہے ہیں۔ اسلئے ضروری ہے کہ ریاست پر فوراً قبضہ کر لیا جائے۔ ریاست مشرقی پنجاب میں مدغم ہو۔ یا ریاستوں کی یونین میں اس کا فیصلہ کرنے کے لئے استصواب رائے بھی کیا جائے۔

خواتین قوم کا بوجھ اپنی کندھوں پر اٹھائیں

محترمہ فاطمہ جناح کی اپیل

ڈھاکہ ۲۳ مارچ۔ آج محترمہ فاطمہ جناح نے خواتین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ آپ کو ان خواتین کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرنی چاہیے جن کے مشانداز کارناموں سے تاریخ اسلام کے اوراق مزین ہیں۔ پاکستان کو بام رخصت پر پہنچانے میں آپ کا بھی اتنا ہی حصہ ہے جتنا مردوں کا۔ اور قوم کی مصائب کا بوجھ اٹھانا آپ کے اولین فریضوں میں سے ہے۔ بچوں کی تربیت کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ بچوں کی تربیت پر ہی مملکت پاکستان کا مستقبل وابستہ ہے۔ اسلئے آپ کو اس اہم فریضہ سے کسی غافل نہ ہونا چاہیے۔

ڈاکٹر گوپی چند بھارگو ا از سر نو لیڈر منتخب ہو گئے

لالہ بھیم سین سچرا اجلاس چھوڑ کر چلے گئے

نشدہ ۲۳ مارچ۔ آج صبح مشرقی پنجاب اسمبلی کی کانگریس پارٹی کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں باتفاق رائے ڈاکٹر گوپی چند بھارگو کو پارٹی کا لیڈر منتخب کیا گیا۔ اس انتخاب سے قبل لالہ بھیم سین سچرا نے ایک بیان دینے کی کوشش کی جسکی ابتداء ان الفاظ سے کی۔ کہ پارٹی کے ۶۶ ممبران نے مل کر ایک علیحدہ گروپ بنایا ہے۔ اسپر بعض ممبران نے اعتراض کیا اور کہا کہ کانگریس پارٹی میں علیحدہ کوئی گروپ نہیں بن سکتا۔ سردار دلپ سنگھ اور مسٹر دیوراج سیٹھی کو اسسٹنٹ سکریٹری چنا گیا۔ ۷۹ ممبران میں سے ۴۹ حاضر تھے۔ ان میں پنٹھک ممبران بھی شامل تھے۔ لالہ بھیم سین سچرا کے اعتراض پر سردار سورن سنگھ نے زبردستی لالہ بھیم سین سے کہا کہ یہ امر افسوسناک ہے۔ کہ پنٹھک ممبران کے شامل ہونے سے ہی اسمبلی پارٹی میں ایک نئے گروپ کا قیام عمل میں لایا جائے۔ ہم پنٹھک ممبران بڑی بڑی امیدیں لیکر آپ لوگوں میں شامل ہوئے ہیں۔ ایسی حالت میں مسٹر سچرا کا یہ اقدام بہت مایوس کن ہے۔ میں ان سے درخواست کروں گا۔ کہ وہ علیحدہ گروپ کے قیام کا کوئی ذکر اذکار نہ کریں۔ اس پر مسٹر سچرا احتجاج کے طور پر اجلاس سے اٹھ کر چلے گئے۔ (اپ)

مسلمانان کشمیر چینی تجاویز کو کسی قیمت پر بھی منظور نہیں کریں گے

پشاور ۲۳ مارچ۔ مسلم کانفرنس ضلع مظفر آباد کے صدر سید محمد امین جیلانی نے یہاں ایک پریس ملاقات کے دوران میں چینی تجاویز پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا چینی وفد کے ریزولوشن کا مقصد ہاشندگان کشمیر کو حق خود اختیاری سے محروم کرنا ہی نہیں بلکہ کشمیری مسلمانوں کو زبردستی ہندوؤں کے حوالے کرنا ہے۔ مسٹر جیلانی یہاں قبائلی سرداروں سے ملنے آئے ہوئے ہیں۔ آپ نے بیان کو جاری رکھتے ہوئے کہا۔ کشمیر کے مسلمان ایسی قرارداد کو کسی قیمت پر بھی منظور نہیں کریں گے۔ اور دنیا کی کوئی طاقت انہیں اپنی مرضی کے خلاف اس کو تسلیم کرنے پر مجبور نہیں کر سکتی۔ شیخ عبداللہ کے اس بیان کا ذکر کرتے ہوئے کہ کشمیر کے چالیس لاکھ باشندے اپنی جاؤں پر کھیل جائیں گے۔ لیکن ریاست کو پاکستان میں شامل نہ ہونے دینگے۔ مسٹر جیلانی نے کہا۔ شیخ عبداللہ کے اس دعویٰ کی صداقت ایک غیر جانبدار اور منصفانہ استصواب رائے کے ذریعہ ہی پرکھی جاسکتی ہے۔ میر پور۔ پونچھ مظفر آباد گلگت اور ہندو وارہ تحصیل کا بیشتر حصہ حکومت آزاد کشمیر کے قبضہ میں ہے۔ ان حالات میں شیخ عبداللہ اپنی کزوریوں پر پردہ ڈالنے کیلئے آزاد و غیر جانبدار رائے شہاری سے کترا رہا ہے۔ اور محض گیدڑ بھکیوں اور دھکیوں سے اپنا کام نکالنا چاہتا ہے۔ مسٹر جیلانی نے نہایت زوردار الفاظ میں اعلان کیا کہ کشمیر کے تمام مسلمان اپنے محترم قائد چوہدری غلام عباس کے پیچھے ہیں۔ اور ان کے اشارہ پر سرکٹوانے کو تیار ہیں۔ محسود قبائل کے نوجوان لیڈر مسٹر محمد ایوب خان نے جو مسٹر جیلانی کی معیت میں سرحد کا دورہ کر رہے ہیں۔ بتایا محسود قبیلے کے لوگ کشمیر کے اس غرض کے تحت وہ آزاد گیر نڈل و ہیر میں امداد دینے کے لئے ہر دم تیار ہیں۔ (اپ)

روس کے واک آؤٹ سے برلن میں کشیدگی

بلجیم ۲۳ مارچ۔ ہفتہ کے روز کنٹرول کونسل کے جلسہ سے روس کے واک آؤٹ کر جانے کی وجہ سے یہاں کشیدگی بڑھتی جا رہی ہے۔ لیکن اطلاعات منظرین کہ مغربی طاقتوں کے افسر کی فوری تبدیلی کی توقع نہیں کر رہے ہیں۔ چار طاقتوں کے نائب مائڈ انچیف کی مشکل کے روز میڈنگ ہوگی۔ اس جلسہ میں یہ سچ ہے کہ روس نے آخری طور پر واک آؤٹ کیا ہے۔

شراب نوشی کی ممانعت کے متعلق حکومتی اقدامات کا خیر مقدم

لاہور ۲۳ مارچ۔ مغربی پنجاب کی صوبائی مسلم لیگ نے جنرل سکریٹری علامہ علاء الدین صدیقی نے شراب نوشی کی ممانعت کے متعلق سردار شوکت حیات خان کے اعلان کا خیر مقدم کرتے ہوئے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ شراب نوشی کی کلی ممانعت کے متعلق جن تاریخوں کا اعلان کیا گیا ہے امید ہے ان میں کوئی تبدیلی نہیں کی جائیگی۔ اور اس سلسلے میں سابق حکومت کی انتہائی ناپسندیدہ روش کو اختیار نہیں کیا جائیگا۔ یاد رہے سابقہ حکومت اس قسم کی اصلاحات کے نفاذ کے بارے میں محض طفل تسلیموں کی خاطر مصنوعی تاخیریں مقرر کرتی رہتی۔ جو ہر شے ہی ملتوی ہوتی رہتی تھیں۔ ممانعت خمر اور شراب کا استیصال اسلامی نقطہ نگاہ سے اس قدر اہم ہیں کہ ان سے کسی تاخیر کو برداشت نہیں کیا جاسکتا۔ یہ امر قابل افسوس ہے کہ ان اصلاحات کے نفاذ کے سلسلے میں آمدنی کی کمی کا ذکر کیا گیا۔ سرکاری مالیہ اور آمدنی میں کمی تو ذکر ہی کیا۔ ہم تو سمجھتے ہیں کہ حکومت کو ان ضروری اصلاحات کو جاری کرنے میں اگر مصروف کثیر کا باہ بھی اٹھانا پڑے تو اس سے گریز نہیں کرنا چاہیے۔ اگر ہم اتنا بھی نہیں کر سکتے تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ مسلمان پھر حصول اقتدار کی خود ہر شے ہی کیوں رکھتے تھے؟ مسلمان ہرگز یہ نہیں چاہتے کہ اپنی حکومت قائم ہو جانے کے بعد بھی شراب نوشی اور حرام کاری کا بازار گرم رہے۔

دارالعوام میں فلسطین بل منظور کر لیا گیا

۱۵ مئی سے برطانوی انتداب ختم ہو جائیگا

لندن ۲۳ مارچ۔ آج برطانوی دارالعوام میں فلسطین بل باتفاق رائے منظور کر لیا گیا۔ اس بل کی رو سے ۱۵ مئی ۱۹۴۸ء کے اندر سے فلسطین برطانوی دائرہ اقتدار سے باہر ہو جائے گا۔ مزید غور و خوض کے لئے یہ بل دارالامراء میں بھیجا گیا ہے۔ اس میں ایک سرکاری ترمیم بھی منظور کی گئی ہے اور وہ یہ کہ ان قیدیوں کو جنہیں "کانونسیبل پوزر" ایکٹ ۱۸۸۳ء کے ماتحت فلسطین سے باہر کسی مقام پر محسوس رکھا ہوا ہے۔ ۱۵ مئی کو برطانوی انتداب کے خاتمہ کے بعد بھی مقید رکھا جاسکیگا۔ یہ قیدی کم از کم یکم اگست تک بدستور محسوس رہیں گے۔ کہ جب تک تمام برطانوی سپاہی فلسطین سے واپس نہیں بلا لئے جاتے۔ یہ اقدام برطانوی فوجوں۔ سپہریوں اور املاک کی حفاظت کے لئے ضروری خیال کیا گیا ہے۔ ان قیدیوں کی رہائی کے متعلق اقوام متحدہ سے گفت و شنید کی جا رہی ہے۔ بل پر بحث کے دوران میں برطانوی وزیر خارجہ مسٹر اسٹین بیون نے اعلان کیا کہ تقسیم کے متعلق امریکی رویہ میں بنیادی تبدیلی کے باوجود بھی برطانوی پالیسی میں کوئی فرق نہیں پڑا ہے۔ معاملات کے پیچیدہ ہونے کی اصل ذمہ داری دوسری اقوام پر ہے۔ برطانیہ اس معاملہ میں بالکل بری الذمہ ہے۔ میرے خیال میں ہم جس قدر جلدی فلسطین سے نکل آئیں گے اسی قدر ہمارے لئے بہتر ہوگا۔ (رائٹر)

اقلیتوں کے متعلق مشترکہ بیان

درمیان ایک میڈنگ ہوئی۔ جس میں دونوں مملکتوں کے اندر اقلیتوں کے متعلق دونوں حکومتوں کی سیدھی اور صاف پالیسی کا اعادہ کیا گیا۔ دونوں حکومتوں کو

۴۴ گولڈن کے لئے تیار ہو گیا۔ اور انہیں یہ یقین ہے کہ یہ سب کے مفاد کے لئے بہتر ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ حکومتیں ان لوگوں کی راہ میں رکاوٹ ڈالنا چاہتی ہیں جو اپنی خوشی سے ایک سلطنت دوسری سلطنت جانا چاہتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے جملہ حجرات لئے کا بیتہ :- دو خانہ نور الدین جو دہا ل بلڈنگ لاہور